

## ایمان اور آزمائش

ایمان کے معنی جاننے اور ماننے کے ہیں جو شخص خدا کی وحدانیت اور اس کی حقیقی صفات اور اس کے قانون اور جزا و سزا کو جانتا ہو اور دل سے اس پر یقین رکھتا ہو اس کو مومن کہتے ہیں اور ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان مسلم یعنی خدا کا مطیع و فرمانبردار ہو جاتا ہے (۱)۔

اہل حق کے لئے امتحان اور آزمائش قانون الہی میں ناگزیر ہے اس قسم کے امتحانوں سے گزر کر ہی بندوں کی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں اور ان کے کھرے اور کھوٹے میں امتیاز ہوتا ہے اس امتحان کے بغیر کوئی گروہ انسانی اللہ تعالیٰ کی اخروی نعمتوں کا سزاوار نہیں ہو گا۔ لہذا ایمان اور آزمائش کا باہم بڑا گہرا ربط و تعلق ہے۔ اگر ایک شخص اپنے دعویٰ ایمانی کے باوجود آزمائشوں سے دو چار نہ ہو رہا ہو تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ یا تو جس نظریہ کا وہ اعلان کر رہا ہے اس پر اس کا ایمان درست اور کامل نہیں یا وہ زمانے کی مردجہ رسوم و رواج اور اقدار کے ساتھ سمجھوتہ کر چکا ہے جو اسے آزمائشوں کا سامنا نہیں ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة، ولما با تکم مثل الزین خلوا من قبلکم ط مستہم البلساء والضراء وزلزلوا

حتی بقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ ط الا ان نصر اللہ قریب ○ (۲)

(پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے ان پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھ اہل ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئیگی (اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ) ہاں اللہ کی مدد قریب ہے)

اللہ کے مقرب ترین بندوں (اس کے انبیاء و رسل) پر انتہا درجہ کی آزمائش آئیں اور انہوں نے انتہا درجہ کی ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔

حضرت خباب بن ارتؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹے ہوئے تھے (اس زمانے میں مکہ والے بے پناہ ظلم و ستم مسلمانوں پر توڑ رہے تھے) ہم نے آپ سے عرض کیا کہ ”آپ ہمارے لئے اللہ کی مدد طلب نہیں کرتے؟ آپ اس ظلم کے خاتمے کی دعا نہیں کرتے؟ حضور نے یہ سن کر فرمایا ”تم سے پہلے لوگ گذرے ہیں کہ ان میں سے کسی کے لئے گڑھا کھودا جاتا پھر اسے اس گڑھے میں کھڑا کیا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور اس سے اس کے جسم کو چیرا جاتا یہاں تک کہ اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو جاتے پھر بھی وہ دین سے نہ پھرتا اور اس کے جسم میں لوہے کے کٹھے چبھوئے جاتے جو گوشت سے گذر کر ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچ جاتے مگر وہ اللہ کا بندہ حق سے نہ پھرتا، قسم ہے خدا کی یہ دین غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعا (بین) سے حضرموت تک کا سفر کرے گا اور راستہ میں اللہ کے سوا اسے

کسی کا خوف نہ ہو گا البتہ چراہے کو صرف بھیڑیوں کا خوف رہے گا کہ بکری نہ اٹھالے جائیں افسوس تم لوگ جلدی کرتے ہو۔ (۳)  
سورۃ العنکبوت میں ارشاد باری ہے۔

ا حسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون ○ ولقد فتنا الذين من قبلهم لئليعلمن الله الذين صدقوا وليعلمن الكذابين(۴)

(کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ”ہم ایمان لائے“ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گذرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون)

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے سید مودودیؒ رقمطراز ہیں کہ مکہ کے نو مسلم لوگوں پر مصائب و مشکلات اور مظالم کے طوفان ٹوٹ پڑتے تھے اس اضطرابی کیفیت کو ٹھنڈے صبر و تحمل میں تبدیل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو سمجھاتا ہے کہ ہمارے جو وعدے دنیا اور آخرت کی کامرائیوں کے لئے ہیں کوئی شخص مجبور زبانی دعوائے ایمان کر کے ان کا مستحق نہیں ہو سکتا بلکہ ہر مدعی کو لازماً ”آزمائش کی بھٹی سے گذرنا ہو گا تاکہ وہ اپنے دعوے کی صلاحیت کا ثبوت دے۔ ہماری جنت اتنی سستی نہیں ہے اور نہ دنیا ہی میں ہماری خاص عنایات ایسی ارزاں ہیں کہ تم بس زبان سے ہم پر ایمان لانے کا اعلان کرو اور ہم وہ سب کچھ تمہیں بخش دیں ان کے لئے تو ایمان شرط ہے اور ہماری رضا کے لئے ہر آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ (۵)

نبی کریم صلی اللہ اللہ علیہ وسلم کی کوہ صفا پر پکارنے آپ کے لئے آزمائشوں کا دروازہ کھول دیا اور پھر تیس برس تک ہر طرح کی جسمانی اور ذہنی اذیت سے آپ کو دوچار کیا گیا۔

بعثت سے قبل آپ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کی شادیاں ابولہب نے اپنے بیٹوں عتبہ اور حبیبہ کے ساتھ کیس تھیں انہیں اس نے نہایت سختی اور درشتی سے طلاقیں دلوادیں۔ (۶)

پھر شعب ابی طالب میں تین سال تک آپ کا اور آپ کے صحابہ کرامؓ کا معاشرتی مقاطع کر کے محصور کر دیا جاتا ہے جہاں صحابہ کرامؓ کے کھڑے اور درختوں کے پتے کھا کر بھی آزمائش کی اس گھڑی میں اسقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جو گروہ گھر کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیا کرتا تھا وہ یہ تھا۔ ابولہب، حکم بن ابی العاص بن امیہ، عتبہ بن ابی معیہ، عدی بن حمرہ ثقفی، اور ابن الاصداء ہنلی یہ سب آپ کے پڑوسی تھے اور ان میں سے حکم بن العاص کے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ ان کے ستانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ نماز پڑھتے تو کوئی شخص بکری کی بچہ دانی اس طرح نکا کر پھینکتا کہ وہ ٹھیک آپ کے اوپر گرتی، چولے پر ہانڈی چڑھائی جاتی تو بچہ دانی اس طرح پھینکتے کے سیدھے ہانڈی میں جا گرتی۔ آپ اس گندگی کو نکلی پر ڈال کر باہر نکلتے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے: اے بنی عبد مناف یہ کیسی ہسائیگی ہے؟ پھر اسے راستے میں ڈال دیتے۔ (۷)

صحابہ کرامؓ کی آزمائش ایمان

حضرت خبابؓ بن الارت تمیمی کو ایمان لانے کے جرم میں قریش نے جلتے انگارے بچھا کر ان کو اس بستر آتشیں پر لٹایا اور چھاتی پر ایک شخص کھڑا ہو گیا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں چنانچہ انگارے پٹنہ کے نیچے ہی ٹھنڈے ہو گئے۔ (۸)

حضرت بلالؓ حبشی امیہ بن علفہ کے غلام تھے، ان کو بھی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، تو عرب کی تپتی ریت پر ان کو لٹایا

جاتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں امیہ اس حالت میں ان سے کتا کہ اسلام سے باز آ جاؤ ورنہ اس طرح ختم ہو جاؤ گے، حضرت بلالؓ جو اب میں صرف احد! احد پکارتے، امیہ کا غصہ اور بھڑک گیا اس نے آپ کے گلے میں رسی ڈال کر شہر کے لڑکوں کو ساتھ لگا دیا وہ آپ کو گلی گلی تھمیتے پھرتے لیکن یہ عاشق جاننا از اس طرح احد! احد پکارتا پھرتا کبھی آپ کو گائے کی کچی کھال میں لپیٹ دیا جاتا کبھی آہنی زرہ پہنا کر تیز دھوپ میں بٹھایا جاتا حتیٰ کہ حضرت ابو بکرؓ نے امیہ بن خلف سے ایک غلام کے عوض میں خرید کر آزاد کرادیا۔ (۹)

حضرت مسعب بن عمیرؓ کی ماں کو ان کے اسلام لانے کا علم ہوا تو وہ نہ پانی بند کر دیا اور انہیں گھر سے نکال دیا یہ بڑے ناز و نعمت میں پلے تھے حالات کی شدت سے دو چار ہوئے تو کھال اس طرح ادھر گئی جیسے سانپ کچلی چھوڑتا ہے۔ (۱۰)

قبیلہ نبی عدی کے ایک خانوادے بنی مویل کی ایک لونڈی ”بنینہ“ مسلمان ہوئی تو انہیں حضرت عمر بن خطاب جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس قدر مارتے تھے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے تھے اور اس کے بعد کہتے تھے کہ میں نے تجھے (کسی مروت کی وجہ سے نہیں بلکہ محض) تھک جانے کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ (۱۱)

حضرت سمیہؓ جو حضرت عمار کی والدہ تھیں ان کو اسلام لانے پر ابو جہل نے نہایت وحشیانہ طریقے سے بر بھی مار کر ہلاک کر دیا یہی اولین جان تھی جو راہ حق میں شہید ہوئی۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال یوں فرمایا ہے۔

”مجھے خدا کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا کہ کبھی کوئی انسان اتنا نہیں ڈرایا گیا اور مجھے خدا کی راہ میں اتنی اذیت دی گئی کہ کبھی کسی آدمی کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھ پر تیس شب و روز ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس مختصر توشے کے جو بلالؓ کی بغل میں تھا۔“ (۱۲)

آزمائش میں صبر و استقامت بہترین زاد راہ

اللہ ہر ایک کو لڑا دینے والی آزمائشوں سے پناہ میں رکھے مگر آزمائشیں بہر حال انسانوں پر ہی آتی ہیں۔

شب و روز کی گردش جب تک جاری ہے چار و ناچار ہر انسان کو وہ کچھ دیکھتا ہے جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اور جس چیز کا فیصلہ اللہ نے فرما دیا ہے اس سے نہ اپنی تدبیر بچا سکتی ہے اور نہ کسی کی مدد ہی سے وہ آنے والی مصیبتیں ٹل سکتی ہیں۔ چنانچہ اللہ کسی کو بیماری اور بچا رگی میں مبتلا کر کے اور کسی کو غربت و افلاس کی بجلی میں پھینک کر آزماتا ہے۔ شاہ و گدا ہر انسان کو مختلف طریقوں سے آزمائش کے مرحلے سے گزار کر کھرے اور کھولنے کی پہچان کی جاتی ہے اور صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے والے ہی اس امتحان میں کامیاب و کامران قرار پاتے ہیں سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولنبولنکم بنی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانسف والشرات وشر الصبرین ○ اللین انا اصابتهم مصیبتہ قالوا اناللہ وانا الیہ راجعون ○ اولیک علیہم صلوات من ربہم ورحمتہ و اولیک ہم المہتلون ○ (۱۳)

(اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھائے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ”ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جاتا ہے“ انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور

یہاں بھی چند آزمائشوں کا تذکرہ کر کے بشارت اور خوشخبری اہل صبر کو دی گئی ہے۔ صبر کی بھی مختلف صورتیں ہیں جن کا انسان کو اپنی پوری زندگی میں مختلف اوقات میں مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔  
سعید مودودیؒ نے اپنی کتاب تحریک اور کارکن میں اس کی مختلف صورتوں کا ذکر کیا ہے موصوف لکھتے ہیں صبر کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی جلد باز نہ ہو، اپنی کوششوں کے نتائج جلد دیکھنے کے لئے بیتاب نہ ہو، اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کمون مزاجی اور ضعف رائے اور قلت عزم کی بیماری میں مبتلا نہ ہو، اس میں یہ صفت موجود ہو کہ جس راہ کو اس نے سوچا سمجھا کر اختیار کر لیا اس پر ثابت قدم رہے۔

صبر ہی کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ آدمی مشکلات اور مصائب کا مروانہ وار مقابلہ کرے اور اپنے مقصد کی راہ میں جو تکلیف بھی پیش آئے اسے ٹھنڈے دل کے ساتھ برداشت کرے، صابر آدمی کسی طوفان اور سیلاب کے تھمیزوں سے شکست خوردہ ہو کر منہ نہیں موڑتا صبر اس چیز کا نام بھی ہے کہ آدمی ہر خوف اور ہر لالچ کے مقابلہ میں راہ راست پر جما رہے، شیطان کی ساری ترغیبات اور نفس کی تمام خواہشات کے علی الرغم اپنا فرض بجالائے، حرام سے پرہیز کرے اور حدود اللہ پر قائم رہے (۱۳)

عن سعد قال قلت لرسول الله اي الناس اشد بلاءا قال الانبياء ثم الامثل بتلى الرجل على حسب دينه فان كان في دينه صلوا اشتك بلاء وان كان في دينه وقتة ابتلى على قدر دينه فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشى على الارض وما عليه خطيئة" (۱۵)  
(حضرت سعدؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ سب سے زیادہ سخت آزمائش کس شخص کی ہوتی ہے۔"

آپؐ نے فرمایا "انبياء عليهم السلام کی" پھر جو دین و ایمان میں ان سے زیادہ قریب ہو پھر جو اس سے قریب ہو، آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے پس جو شخص اپنے دین میں پختہ ہوتا ہے اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور جو دین میں کمزور ہوتا ہے اس کی آزمائش ہلکی ہوتی ہے اور یہ (مضبوط دین والے کی) آزمائش برابر ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر گناہ کا کوئی اثر نہیں رہ جاتا۔)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

( الدنيا سجن المومن وجنته الكافر ) (۱۶)

(دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے گلزار ہے)

سورہ آل عمران میں ارشاد باری ہے۔ لتبلون في اموالكم و انفسكم (۱۷)

(مسلمانو! تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائش پیش آکر رہی گی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی مسلمان کو کوئی قلبی تکلیف، کوئی جسمانی

بیماری، کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کی

خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔

عن عائشته قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المومن شوكة فما

لوقها الا نقص الله بها من خطيئته (۱۸)

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کائنات مسلمان کو نہیں چھوڑتا مگر یہ کہ وہ اس کی خطاؤں کے ازالا کا ذریعہ بنتا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آزمائش جتنی سخت ہوگی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو) اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لئے آزمائشوں میں ڈال دیتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی رہیں اور صبر کریں تو اللہ ان سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی ان سے ناراض ہو جاتا ہے“ (۱۹)

قرآن میں ہے۔ ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقلوا تتنزل عليهم الملائكة الا تغفلوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون (۲۰)

(جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ”نہ ڈرو“ نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیوں میں آنے والی کڑی سے کڑی آزمائش میں صبر و استقامت کی وہ شاندار مثالیں قائم کی جو قیامت تک آنے والے اہل آزمائش کے لئے آزمائش کے راستوں میں زادراہ کا کام دیتی رہیں گی۔

امام احمد بن حنبلؒ کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں خلیفہ وقت اور امام صاحب کے درمیان شدید اختلاف ہو گیا اس پر خلیفہ کی طرف سے آپ کو کوڑوں کی سزا دی گئی۔ کتابوں میں اس سزا کا ذکر اس طرح آتا ہے کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہاتھی کو بھی اتنے کوڑے مارے جاتے تو وہ چیخ اٹھتا لیکن اس انتہائی اذیت ناک سزا کو آپ نے انتہائی صبر کے ساتھ برداشت کیا اور اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ (۲۱)

امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ابوالبیشر نامی چور کے لئے اکثر دعائے خیر فرماتے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایک چور کے لئے دعائے خیر کیوں فرماتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ابتلا کے زمانے میں اس نے اپنے عملی نمونہ سے مجھے بڑا قیمتی درس دیا تھا۔ جب مجھے بیڑیوں میں جکڑ کر اور اونٹ پر سوار کر کے لے جایا جا رہا تھا تو یہ شخص ایک جگہ راہ میں ملا اور اس نے مجھ سے کہا ”ابن حنبل چوری کے جرم میں مجھے اتنی بار قید و بند کی مصیبتیں جھیلنا پڑیں اور اتنے سو درے میری پیٹھ پر برسے ہیں تاہم میں اپنی حرکت سے باز نہیں آیا اگر میں شیطان کی راہ میں یہ مصائب جمیل کر اس طرح استوار رہ سکتا ہوں تو حیف ہے اگر تم خدا کی راہ میں ان مصائب کو پامردی سے برداشت نہ کر سکو“ (۲۲)

یقیناً اس واقعہ میں اہل آزمائش کے لئے ایک بہت بڑا سبق پنہاں ہے۔

ربنا الرفع علينا صبرا و ثبت اقلنا منا فلنصرنا على القوم الكافرين۔ امین

## حواشی

- ۱- مودودیؒ، ابو الاعلیٰ، سید، دینیات صفحہ ۱۳
- ۲- البقرہ: ۲۱۳
- ۳- البخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح
- ۴- التکوین: ۳۲
- ۵- مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن ۶۷۵/۳
- ۶- سید قطب، شہید، فی ظلال القرآن ۳/۲۸۲ و تفہیم القرآن ۶/۵۲۲
- ۷- صفی الرحمن، مبارک پوری، الریح الختم صفحہ ۱۵۲
- ۸- نعیم صدیقی، محسن انسانیت صفحہ ۲۷۳
- ۹- ایضاً " ایضاً" صفحہ نمبر ۲۷۵
- ۱۰- سلیمان منصور پوری، رحمۃ اللہ علیہ ۵۷/۱
- ۱۱- ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ ۱/۳۱۹
- ۱۲- ترمذی، امام ابو عیسیٰ بن عیسیٰ، الجامع الترمذی
- ۱۳- البقرہ: ۱۵۵ تا ۱۵۷
- ۱۴- سنن ترمذی، جلد دوم باب الزمہ صفحہ ۲۰
- ۱۵- مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تحریک اور کارکن صفحہ ۱۹۷
- ۱۶- ترمذی، امام ابو عیسیٰ بن عیسیٰ، جامع الترمذی جلد دوم، ابواب الزمہ صفحہ ۲۵
- ۱۷- ال عمران: ۱۸۶
- ۱۸- ابو الحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت، ۱/۸۳
- ۱۹- ایضاً " ایضاً" ۱/۸۵
- ۲۰- حم السجدہ: ۳۰

## المراجع والمصادر

لاہور، ادارہ ترجمان القرآن	ترجمہ قرآن کریم،	مودودی، ابوالاعلیٰ سید
مصر، دار الفکر، مصطفیٰ البابی بیروت	السیرة النبویہ،	ابن ہشام، عبد الملک
فاران فاؤنڈیشن لاہور	تذکر قرآن،	اصلاحی، امین احسن مولانا
لاہور، البدر پبلی کیشنز	شعور حیات،	اصلاحی محمد یوسف
کراچی، قدیم کتب خانہ	مشکوٰۃ المصابیح،	المطیب، ولی الدین محمد بن عبد اللہ
ایضاً	الجامع الصحیح،	البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل
لاہور، ادارہ بتول	داعی کے اوصاف،	بنت الاسلام
بیروت، دار الفکر	سنن الترمذی،	ترمذی، امام ابو موسیٰ بن عیسیٰ
لاہور، مکتبہ سفینہ	الرحیق المخبوم،	صفی الرحمن، مبارک پوری
لاہور البدر پبلی کیشنز	فی ظلال القرآن،	قطب، سید شیعہ
بیروت، دار المعرفۃ	الجامع الصحیح،	مسلم، ابو الحسین، مسلم بن الحجاج القشیری
لاہور، ادارہ ترجمان قرآن	دینیات،	مودودی، ابوالاعلیٰ سید، مولانا
ایضاً	تفہیم القرآن،	ایضاً
لاہور دار العروبة، منصورہ	تحریک اور کارکن،	ایضاً
لاہور اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ	محسن انسانیت،	نصیم صدیقی
مطبع معارف، اعظم گڑھ	تاریخ دعوت و عزیمت،	ندوی، ابوالحسن علی
عمر فاروق اکیڈمی لاہور	معارف الحدیث،	نعمانی، منظور، مولانا

### عن حسن الخلق

عن عائشة رضي الله عنها، قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «إن المؤمن ليُدرِكُ بحسن خلقه درجة الصائم القائم»  
 - عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة؟ قال: «تقوى الله وحسن الخلق» وسئل عن أكثر ما يدخل الناس النار، فقال: «الغم والفرج».  
 رواه الترمذي